Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
منگل23جون1998ء27صفرالمظفر1419ہجری23احسان1377ہش
جلد 48-83 نمبر133

والدین کی خدمت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ دہرائے) یعنی ایسا شخص قابل مذمت اور بد قسمت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ حضور! کونسا شخص؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھران کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔ (مسلم کتاب البر والصلہ باب رغم انفہ من ادرک ابویہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے ہی بد قسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ289)

مسکین سے مراد والدین بھی ہیں۔ کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے۔ اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرے تو وہ گویا یتیم ہی ہے۔ پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ599)

حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 19-جون 1998ء کو امریکہ میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ 26-جون 1998ء بروز جمعہ حسب سابق 5 بجے سہ پہر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

اسی طرح 26-جون 98ء کا خطبہ جمعہ 3-جولائی 98ء کو 5 بجے سہ پہر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

(نظارت اشاعت سمعی بصری)

وقفِ عارضی ہر احمدی کا فرض ہے!

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں

"وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 66ء)

☆......☆......☆......☆

والدین کی خدمت بجالانا فرض ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے نوجوان ایسے دکھائی دیتے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں بلکہ اولاد میں سے کسی کو اگر کوئی اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے غریب والدین سے ملنے میں بھی شرم محسوس کرتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی۔ اے یا ایم۔ اے کرایا اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔ آج کل ڈپٹی ہونا کوئی بڑا اعزاز نہیں سمجھا جاتا۔ لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بھی بڑی بات تھی۔ اس کے باپ کو خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے۔ میں بھی اس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا تو اس وقت اس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی اپنی غلیظ دھوتی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گیا۔ باتیں ہوتی رہیں کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا بُرا محسوس ہوا اور اس نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون آبیٹھا ہے۔ ڈپٹی صاحب اس کی یہ بات سن کر کچھ جھینپ سے گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے یہ ہمارے ٹہلیا ہیں۔ باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سُن کر غصے کے ساتھ جل گیا۔ اور اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ جناب میں ان کا ٹہلیا نہیں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں۔ ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے اس کو بہت لعن طعن کی اور کہا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم ان کی مناسب تعظیم و تکریم کرتے۔ اور ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔ بہرحال اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ لوگ رشتہ داروں کے ساتھ ملنے سے جی چراتے ہیں تاکہ ان کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔ گویا ماں باپ کا نام روشن کرنا تو الگ رہا ان کے نام کو بٹہ لگانے والے بن جاتے ہیں۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو اس نقطہ نگاہ سے والدین کی عزت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ دنیا داروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں۔ اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔ اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبر گیری ترک کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے ان کی بنتی نہیں۔ حالانکہ بیوی کو ماں سے کیا نسبت۔ بیوی نے اس کے فائدے کے لئے کیا کیا ہوتا ہے۔ وہ نوجوانی کی حالت میں اس کی خدمت کرتی ہے لیکن ماں جس نے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلایا ہوتا ہے اور جس نے اپنا خون دودھ کی شکل میں تبدیل کر کے اس کی پرورش کی ہوتی ہے اور محنت و مشقت کر کے پڑھایا ہوتا ہے اس سے اس لئے اعراض کر لیا جاتا ہے کہ بیوی سے اس کی بنتی نہیں۔ پس اس خطرناک نقص کو دور کرو۔ اور اپنے والدین کی خدمت بجالاؤ۔ ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے۔ جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ593)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

23-احسان 1377 ہش — 23-جون 1998ء

محبت کی زنجیر

محبت کسی قانون اور آرڈی ننس کے نتیجہ میں نہیں پیدا ہوتی۔ ماں باپ اپنی اولاد سے کس ضابطہ کے تحت پیار کرتے ہیں۔ اور سچے دوست کس دباؤ سے ایک دوسرے پر جان چھڑکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ محبت ایک لطیف اور پاکیزہ جذبہ ہے جو حسن و احسان کی قوتوں سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا مسخر کرلیتا ہے کہ اس کے سحر سے نکلنا ممکن نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے مامور اور پاک بندے اس کی سب سے بڑی مثال ہیں۔ لوگ ان کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو جاتے ہیں۔ دشمن ہر دکھ اور مصیبت ان پر وارد کر کے ان کو اس مرکزِ محبت سے ہٹانا چاہتا ہے مگر وہ جان دے کر بھی اس شمع سے جدائی برداشت نہیں کرتے۔ اور موت کے بعد بھی اس کے قدموں سے چمٹے رہنا اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔

آخر وہ کون سی قوت ہے جو ان کو باندھے رکھتی ہے وہ محبت کی زنجیر ہے جس کے مقدر میں ٹوٹنا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اگر تیرے دل میں رحمت نہ ہوتی اور تو اپنے متبعین کے لئے نرم گوشہ نہ رکھتا اور عفو و درگزر کے اخلاق نہ ہوتے تو باوجود تیری ساری دماغی قوتوں اور اعلیٰ صلاحیتوں کے یہ تیرے پاس سے منتشر ہو جاتے۔ مگر تیری محبت اور شفقت نے ان کو تیرا گرویدہ کر رکھا ہے۔

تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے اسوۂ حسنہ کے ہر ورق پر بے پناہ محبتوں اور شفقتوں کے پھول کھلے ہیں کہ زندگی گل و گلزار ہو گئی ہے۔

مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ دلائل کی نسبت رحمت سے مسخر ہونے والوں کی نہ صرف تعداد زیادہ ہے بلکہ ان کا ایمان بھی زیادہ مضبوط اور پائیدار ہوتا ہے۔

اس لئے حضرت صاحب نے ایک خطبہ میں اس طرف بڑے زور سے توجہ دلائی ہے کہ جن لوگوں نے اس زمانہ میں دل جیتنے ہیں انہیں بھی یہی گُر اپنانے ہوں گے۔ اس کے بغیر ہماری ساری کوششیں بے سود ہیں۔

پس ہمیں اپنے پیار کے دامن وسیع کرنے ہوں گے۔ آپس کے اختلافات بھلانے ہوں گے۔ جھگڑے ختم کرنے کے لئے ضروری ہو تو اپنے حقوق بھی چھوڑنے ہوں گے۔ عفو اور درگزر کی عادات نہ صرف اپنانی ہوں گی بلکہ ان میں وسعتیں پیدا کرنی ہوں گی۔ اور پھر بے قرار دعاؤں سے ان طاقتوں کو بڑھانا ہوگا۔

اگر ہم یہ کرلیں تو الٰہی وعدہ کے مطابق محبتوں کی ایک ایسی زنجیر قائم ہوگی جو کُل عالم کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد وہ دن دکھائے۔

دونوں لے جاؤ

حضرت جابرؓ بن عبداللہ ایک غزوہ میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ ان کا اونٹ بہت سست تھا۔ وہ تھک گیا اور حضرت جابر لشکر میں سب سے آخر پر رہ گئے۔ حضور ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے پیچھے رہنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے اونٹ کی سستی کا ذکر کیا۔

حضورؐ اپنی سواری سے اترے۔ حضرت جابرؓ سے چھڑی لی اور ان کے اونٹ کو ٹھوکا دیا تو وہ تیز دوڑنے لگا اور سب سے آگے نکل گیا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ حضرت جابرؓ سے اس شرط پر خرید لیا کہ مدینہ پہنچ کر وہ اسے حضورؐ کے حوالے کر دیں گے۔ مدینہ پہنچ کر حضورؐ نے حضرت جابرؓ کو قیمت ادا کی۔ پھر اونٹ بھی ان کے حوالے کر دیا اور فرمایا اونٹ اور اس کی قیمت دونوں لے جاؤ۔ (بخاری کتاب البیوع باب شری الدواب)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا تازہ منظوم کلام

دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہوگا ظہورِ شب
ہم کب کریں گے چاک گریباں۔ حضورِ شب

آہ و بکا پہ پہرے ہیں۔ دل میں فغاں ہے بند
اے رات آ بھی جا۔ کہ رہا ہوں طیورِ شب

ہوش و حواس گم تھے۔ کسے تابِ دید تھی
جب جگمگا رہا تھا برقِ تجلّی سے طُورِ شب

اِمشب نہ تُو نے چہرہ دکھایا تو کیا عجب
صبح کا منہ نہ دیکھے دلِ ناصبورِ شب

لیلائے شب کی گود میں سویا ہوا تھا چاند
سیماب زیب تن کئے بیٹھی تھی حُورِ شب

مَے سی اُتر رہی تھی کواکب سے نُور کی
ہر سمت بٹ رہی تھی۔ شرابِ طہورِ شب

ناگاہ تیری یاد نے یوں دل کو بھر دیا
گویا سمٹ گیا اُسی کوزہ میں نُورِ شب

اس لمحہ تیرے رشک سے شبنم تھی آب آب
مٹّی میں مل رہا تھا پگھل کر غرورِ شب

سب جاگ اٹھے تھے پیار کے ارماں تہہِ نجوم
پھونکا تھا کس نے گوشِ محبت میں صورِ شب

لمحاتِ وصل جن پہ ازل کا گمان تھا
چٹکی میں اُڑ گئے وہ طیورِ سرورِ شب

الفضل 29- مئی 98ء میں حضرت صاحب کا یہ کلام شائع ہوا تھا۔ اب اس کے نویں شعر کے دوسرے مصرعہ میں ایک غلطی کی اصلاح کے ساتھ نظم دوبارہ شائع کی جارہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

سلسلہ دوم آخر

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی

مذہب کی اہمیت اور ضرورت

مذہب کے متعلق چار اہم سوالات اور ان کے جواب

(2) مذہب اور مذہبی تعلیم اور الہام الٰہی کا مسئلہ جو ازمنہ ماضیہ اور قرون سابقہ کی بات ہے شاید کوئی اسے فسانہ بے حقیقت اور داستان بے معنی خیال کرے لیکن موجودہ زمانہ کے حالات اور واقعات جو بصورت مشاہدہ ثابت کے مستحق ہیں ان سے کسی کو کیا انکار ہو سکتا ہے.

آپ نے یہ محبت بھرا پیغام بھی دیا کہ

امن است در مکانِ محبت سرائے ما

یعنی ہمارے مقام محبت سرائے میں ہر طرح امن ہی امن ہے

اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے جو آپ پر ایمان لاتا ہے حفاظت اور ترقی کی بشارتیں دینے والے اور اپنے مخالف کے لئے عذابوں اور تباہی کی خبریں دینے والے اور انہی انذاری نشانات کے وقوع کو خدا کے زور آور حملوں کے الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے اور ان کی اصل غرض خدا کی قبولیت کا اظہار ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو گا کہ آپ (اللہ کی پناہ) مفتری اور کاذب اور مردود نہیں بلکہ خدا کے مقبول اور سچے ہیں چنانچہ ہزارہا قسم کے نشان آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے اور لاکھوں سعید روحیں آپ پر ایمان بھی لائیں اور مادی دنیا کے طالبوں اور پرستاروں کو ضلالت اور گمراہی کے تباہ کن اتھاہ سمندر سے ہدایت اور سلامتی کے کنارے پر پہنچانے کی غرض سے عتابات اور تنبیہات کے لئے ہولناک اور دہشت انگیز عذابوں کی صورت بھی پیدا کی گئی جو بروں کو مٹانے اور آئندہ بدی کے بیج کو اکھیڑ دینے کے لئے تھیں۔ دنیا کی کوئی قوم بھی اپنی مادی تدبیروں کے ذریعہ ان عذابوں سے محفوظ اور مامون نہ رہی اور جو بجائے نقصان اور تنزل کے دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ وہ جماعت احمدی جماعت ہے۔ جس کی حفاظت اور امن اور ترقی کا واحد ذریعہ موجودہ زمانہ میں حضرت اقدس پر ایمان لانا اور آپ کی پیش کردہ تعلیم کے مطابق عقائد حقہ اور اعمال صالحہ کا نمونہ پیش کرنا ہے۔ آج بھی دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ مذہب سے بیزار ہونے والوں اور دہریت کو اختیار کرنے والوں نے مذہب اور مذہبی زندگی کو ترک کر کے کیا لیا۔ کیا موجود جنگیں دنیا کی مادی عقلوں اور سائنس دانوں کی تدبیروں کا نتیجہ نہیں۔ کیا یہ بدامنی اور تباہی مذہب کے نتیجہ میں ظاہر ہوئی یا مذہب کے ترک کرنے کے نتیجہ میں۔

کیا اس سے ظاہر نہیں کہ مذہب امن و سلامتی کا پیامبر ہے اور لامذہبیت امن عالم کو تباہ کرنے والی چیز ہے۔ یورپ اور مغربیت میں بلکہ دنیا بھر میں جب بھی امن قائم ہو گا مذہب کے ذریعہ ہو گا اور مذاہب عالم میں سے بھی مذہب ..... اور احمدیت کے ذریعے اور وہ وقت دور نہیں کہ زمانہ خود اس کی تصدیق کے سامان پیدا کرے گا اور نظام نو جو سراسر مذہب کی بنیادوں پر قائم کیا جائے گا۔ امن عالم کے ذریعہ بنے گا۔

مذہب کی وجہ سے مذہب کے اصولوں پر عامل ہوتے ہوئے کبھی فتنہ و فساد کی صورت پیدا نہیں ہوئی اس کی کوئی ایک مثال بھی مذہب کے مخالف پیش نہیں کر سکتے ہاں ہم یہ تسلیم کرتے ہیں مذہب کے نام پر لڑائیاں ضرور ہوئی ہیں مگر مذہب کو چھوڑ کر اور اس کی تعلیم کو پس پشت ڈال کر ایسا ہوا ہے اور اگر وہ لڑائیاں قابل اعتراض بتائی جائیں جو قیام امن کے لئے حاملین مذاہب نے کیں تو یہ چیز قابل اعتراض نہیں۔ بلکہ یقیناً لائق صد تحسین ہے کہ دنیا میں امن قائم کرنے اور مظلوموں کو ظالموں کی چیرہ دستیوں سے بچانے کے لئے مٹھی بھر جماعتوں نے ہر زمانہ میں اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر زبردست جنگجو قوموں کا مقابلہ کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ کیا کوئی عقل مند اسے مذہبی لوگوں کے لئے باعث ملامت قرار دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

پھر معترضین حضرات ذرا اتنا تو سوچیں کہ اگر صرف مذہب کے نام پر چند خود غرض لوگوں کا ناجائز فعل مذہب کے نام پر دھبہ لگاتا ہے اور ان کے نزدیک یہ بات انہیں ترک مذہب پر آمادہ کرتی ہے تو کیا آئے دن جو دنیاداری کی خاطر کثرت سے نہ صرف جہلاء بلکہ بڑے بڑے عقلاء اور مدبرین جو دنیا کی خاطر لڑائیاں کرتے ہیں۔ تو کیا وہ اس کی وجہ سے دنیا کو چھوڑ دیں گے۔ دیدہ باید

تیسرا سوال موجودہ زمانہ میں مذہب کی کیا ضرورت ہے؟

جواب اگرچہ مذہب کی ضرورت ہر زمانہ کے لوگوں کو رہی ہے۔ لیکن میرے خیال میں مذہب کی ضرورت موجودہ زمانہ میں سب زمانوں سے زیادہ ہے اس لئے کہ مذہب کی صحیح اور اصل غرض خدا کا عبد اور مظہر بنانا ہے اور تخلقوا باخلاق اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنا اخلاقی معیار بناؤ۔ زندگی کے ہر پہلو میں اختیار کرنا ہے۔ آج جو دنیا کی حالت ہے وہ کسی صاحب عقل و دانش سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اخلاق کو اختیار کرنا تو الگ رہا۔ خود اس کی ہستی سے ہی انکار کیا جا رہا ہے اور مذہب کی ضرورت اور شاندار اخلاقی تعلیم کو پس پشت ڈال کر محض اپنے عقلی ڈھکوسلوں کی پیروی پر لوگوں کو کمربستہ کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ انسانی فطرت کو جس چیز کی مدتوں سے تلاش تھی یعنی خدا تعالیٰ جستجو اور اس کی کامل محبت اور اخلاق کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنا۔ وہ دنیا سے مفقود ہے۔ موجودہ زمانہ کے لوگوں نے صرف اپنے عقلی تجاویز کو ہی اپنی اخلاقی حالت کا معیار قرار دے رکھا ہے اور اس کا نتیجہ صاف ظاہر ہے۔ کہ بعض بالکل عریاں قسم کے بے حیائی کے کام بھی ان کی عقل کے نزدیک عین شرافت اور تہذیب سمجھے جانے لگے ہیں جیسا کہ یورپ میں ننگوں کی سوسائٹی کا وجود اور ملک کے لئے بغیر نکاح کے اولاد پیدا کرنے والوں کی مدد اور حوصلہ افزائی وغیرہ امور ہیں جنہیں بعض افراد اپنے عقلی ڈھکوسلوں کی بناء پر اعلیٰ درجہ کی تہذیب اور اخلاق قرار دینے لگے ہیں اور پھر بعض حکومتیں جبراً لوگوں کے پسینہ کی کمائی چھین کر ان پر قبضہ رکھنا اسے انتہائی رواداری قرار دینے لگ پڑی ہیں۔ غرض جب بڑے اور چھوٹے اس درجہ اخلاقی پستی میں گر چکے ہوں کہ بداخلاقی کو خوش اخلاقی اور ظلم کو انصاف سمجھنے لگ پڑے ہوں تو ایسے زمانہ میں تو مذہب کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

اس زمانہ میں ہر فرد اور ہر قوم کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ کاش دنیا میں انسانی زندگی قومی ہو یا انفرادی امن اور آرام سے گزرے۔ لیکن مذہب کی منکر اور محک عقل کو رہنما بنانے والی قومیں آج دیکھ رہی ہیں کہ ان کی عقل نے قوموں کی قومیں ہلاک اور ملکوں کے ملک ویران اور بحر و بر کی آبادیوں اور شہروں کو کھنڈرات بنا دیا ہے اور جب کوئی مغلوب حکومت صلح کے لئے ہاتھ بڑھاتی ہے تو غالب اور جابر حکومتیں غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے پر اسے مجبور کرنے لگ پڑتی ہیں۔ مگر وہ اتنا نہیں سوچتیں کہ اگر وہ خود مغلوب ہوتیں تو یقیناً غیر مشروط ہتھیار ڈالنے کی بجائے شرائط والی صلح کو پسند کرتیں۔ اگر انقلاب زمانہ نے آج ایک قوم کو مغلوب کر دیا ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ دوسرے وقت میں یہی مغلوب قوم غالب آجائے اور جو آج غالب ہیں وہ مغلوب ہو جائیں بات صرف اتنی ہے کہ گردش ایام سے غافل ہونے کے نتیجہ میں وہ نہیں جانتیں کہ نہ رات کا دور دائمی ہے اور نہ ہر دن کا دور ہمیشہ کے لئے قائم رہے گا۔ انقلاب کے دروازہ کو کس نے بند کیا ہے کہ وہ آئندہ بند رہ سکے گا۔ بہت ممکن ہے کہ نئے انقلاب سے مغلوب حکومتیں غالب ہو سکیں اس وقت یہی قانون جو آج غالب حکومتیں پسند کر رہی ہیں ان سے بھی زیادہ تشدد کے لئے وہ شدید ترین اور تباہ کن قدم اٹھانے والی ہوں۔ اس وقت کو ملحوظ رکھ کر فطرت سے سوال کیا جائے تو فطرت کبھی بھی اپنے لئے بلحاظ انفرادی و قومی حالات کے ایسی شدید سیاسی گرفت اور برباد کن سختی کا قانون پسند نہ کرے گی بلکہ نفرت اور کراہت سے اس کی مدافعت کے لئے کسی کوشش اور حیلہ کو تلاش کرے گی سو زمانہ ہمیشہ یکساں نہیں رہتا۔ پس غالب کو غلبہ کے حاصل ہونے کے وقت مغلوب پر رحم کرنا مغلوب کو اس کے غلبہ کے وقت اپنے اوپر مہربان بنانے کی تحریک ہاں فطری تحریک ہے اور رحم اور نرمی کی جگہ تشدد اور سختی کا برتاؤ کرنے سے اپنی تباہی کی تحریک کے لئے زمانہ کو تیار کرنا ہے۔ کم از کم مغلوب حکومت صلح کا ہاتھ بڑھائے اور شرائط پر صلح پیش کرنے کی تحریک ہو تو غنیمت سمجھتے ہوئے صلح کر لینی چاہئے۔ قرآن کی اس امر کے متعلق کیا ہی پر حکمت اور امن بخش تعلیم ہے کہ (-) دشمن اگر صلح کے لئے جھکے تو اس کے لئے فوراً جھک جانا چاہئے۔

عقل سلیم اور فطرت سلیمہ بھی اگر الہامی تعلیم اور مذہبی روشنی میں دنیا کے قیام امن کو ملحوظ رکھتے ہوئے غور کرے تو صلح کا ہاتھ جب بھی ایک فریق کی طرف بڑھے دوسرے فریق کو بھی فوراً بڑھانا مناسب ہے ورنہ باوجود تحریک صلح کے پھر بھی جنگ کو جاری رکھنا اس کے معنی کسی علمی تدبیر یا عقل سلیم کی پیروی کے نہیں بلکہ درندگی اور وحشت کے وحشیانہ جوش کا محض انتقامی جذبہ اور مظاہرہ ہے اور بس۔ جس طرح درندے جب تک کہ ان کے اندر درندگی کا جوش اور غیظ و غضب کا جذبہ ابھار میں رہتا ہے وہ دوسرے کی تباہی اور ہلاکت سے باز نہیں رہ سکتے۔ یہی حالت ان درندہ صفت انسانوں کی ہے۔ کہ ان کی جنگ کسی امن اور صلح کی غرض سے نہیں ہوتی اور نہ ہی کسی فتنہ اور فساد کی مدافعت کی غرض سے ہوتی ہے بلکہ اس لئے ہوتی ہے کہ ہمارے پاس ابھی جنگ و قتال کے لئے حربی ساز و سامان کثرت اور وفور کے ساتھ موجود ہے اور مغلوب حکومت کا ملک جب تک کلیۃً ہمارے زیر نگین نہیں آتا اور اس مقصد کے حصول میں جو روکیں ہیں جب تک وہ ہم دور نہ کر لیں جنگ بند نہیں ہو سکتی بلکہ جاری رہے گی۔ ہاں جنگی سامانوں کے قائم رہنے تک قائم اور جاری رہے گی۔ کیا یہ نظریہ کسی اصلاح کا محتاج نہیں۔ اگر محتاج ہے اور محتاج اصلاح ہونے سے اس کا فساد ہونا امر مسلم ہے تو ایسا فساد کس نے پیدا کیا۔ کیا مذہب نے یا عقل نے۔ ظاہر ہے کہ یہ عالمگیر جنگ (جنگ عظیم دوم - مدیر) جس نے ایک دنیا جہان کو ویران کر دیا اور ڈکٹیٹروں اور عقلی راہنماؤں نے ہی مذہب کو پس پشت پھینک کر اطراف دنیا میں جنگ کی آگ لگائی جس نے بڑھتے بڑھتے ایک جہاں کو اس کا ایندھن بنا کر راکھ کر دیا جس سے عقل کا نام اور عقل عقل پکارنے والوں کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مذہبی تعلقات سے محض بیگانہ ہونے کے نتیجہ میں عقل کی راہنمائی یہ گل کھلاتی ہے۔

دنیا کی آباد بستیوں کی ویرانی اور آباد شہروں اور ملکوں کی بربادی اور تباہی ہولناک نظاروں اور ہیبت ناک منظروں اور دہشت انگیز ویرانوں سے اس مادی عقل کی گمراہ کن تجویزوں اور فساد آلود تدبیروں پر ماتم کر رہی ہے لیکن باوجود اس شور قیامت اور حشر عظیم کی سی مصیبت کے احمدی ہاں صرف احمدی جماعت ہے جو موجودہ دور کے طوفان عظیم کی تباہی سے سلامتی بخش سفینہ میں بیٹھنے والے ہیں اور حسب ارشاد (-) محض خدا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لائے اس کی پیش کردہ الہامی اور مذہبی تعلیم پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل کرنے سے مقام امن میں ہیں عذابوں پر عذاب آئے اور آ رہے ہیں۔ ہلاکتوں سے دنیا تباہ اور برباد ہو رہی ہے اور قوموں کی قومیں زمانہ کی چکی میں پستی جا رہی ہیں اور نقصان پر نقصان اٹھا رہی ہیں لیکن جماعت احمدیہ ہے کہ وہ ہر طرح کے نقصانوں سے محفوظ بلکہ ترقیات پر ترقیات اور برکات پر برکات حاصل کر رہی ہے کیا اس زمانہ میں کسی سمجھدار کے لئے ان ابتلاؤں اور بلاؤں میں امن عالم کے اسباب کا سمجھنا اور محض عقل کی پیروی کے نتائج اور مذہب کی رہنمائی اور پیروی کے نتائج کے درمیان کھلے طور پر فرق اگر معلوم کرنا چاہے تو کیا معلوم نہیں کر سکتا۔ نتائج ہر ایک ے کھلے ہیں اور سامنے موجود ہیں پھر نظری نہیں روحانی اور مخفی نہیں بلکہ ظاہر ہیں اور مشہودات سے ہیں۔ پس یہ زمانہ عقل کی خامیاں دکھانے اور مذہب کے فوائد اور خوبیاں ظاہر کرنے کے لئے عجیب زمانہ ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں پائی گئی۔ مبارک ہیں وہ جو اس بدیہی اور کھلے فرق کو سمجھنے کی کوشش کر کے مذہب کی ضرورت کا احساس کریں۔

چوتھا سوال ازمنہ سابقہ میں مذہبی لوگوں نے دنیا کی کیا راہنمائی کی؟

جواب خدا تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کے زمانہ کے حالات اور واقعات بلحاظ مقاصد نبوت و رسالت متماثل اور متشاکل ہوتے ہیں ہر نبی اور رسول خدا کی وحی اور الہام کی راہنمائی میں مذہب کی بنیاد قائم کرتا ہے اور اپنی مذہبی تعلیم سے لوگوں کے عقائد اعمال اور اخلاق کے صحیح توازن کے لئے اپنا اسوہ حسنہ پیش کرتا ہے اور افراط و تفریط کو دور کر کے اپنی جماعت کو جو ایمان لانے اور پیش کردہ تعلیم پر عمل کرنے سے کامل طور پر مومنانہ اخلاص کا نمونہ ظاہر کرتی ہے حد اعتدال پر قائم کر دیتا ہے اور اس طرح دنیا کے کفر اور فسق و فجور کا گند ہر ایک نبی اور رسول نے کچھ جماعت کے پاک نمونہ سے دور کیا اور کچھ کافروں کی ہلاکت اور تباہی سے خدا کے عذابوں نے صفائی اور پاکیزگی زمین میں پیدا کی۔

ازمنہ سابقہ اور قرون ماضیہ میں ہر نبی اور رسول پر ایمان لانے والوں نے مذہب کے ذریعہ حسنات دنیا اور حسنات آخرت کی کامیابیاں حاصل کیں اور امن میں بھی رہے اور سچے مذہب اور الہامی تعلیم کے مخالفوں نے ہمیشہ اور ہر زمانہ رسول میں مخالفت کا بُرا خمیازہ ہی اٹھایا اور بجز عذاب اور ہلاکت اور تباہی و بربادی کے اور کچھ فائدہ حاصل نہ کیا۔ خود بھی تباہ ہوئے اور دوسروں کو بھی تباہ کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ازمنہ ماضیہ میں نبیوں اور رسولوں کی رہنمائی کے نتائج کیا ظاہر ہوئے اور مخالف لیڈروں اور ڈکٹیٹروں کی رہنمائی جو نبیوں اور رسولوں کی مخالفت میں ظاہر ہوئی اس کے نتائج کیا بر آمد ہوئے قرآن نے (-) فرعون کی ڈکٹیٹر شپ اور قوم ثمود کی جمہوریت کا نمونہ پیش کر کے انجام بھی دونوں کا جو مذہب کی بغاوت میں رونما ہوا بتا دیا کہ کیا ہوا۔

درحقیقت آرام کی زندگی کے ساتھ خودروی کے وحشیانہ جذبات کا مظاہرہ صحیح نظام یا الہٰی تعلیم کی پابندی سے آزاد رکھنا چاہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر نبی اور رسول کی بعثت میں جو صحیح نظام قائم کیا جاتا ہے ابنائے دنیا اس مذہبی نظام کو اپنی طبعی آزادی اور خودروی کے خلاف پا کر اس کے دشمن بن جاتے ہیں اور اس کے استیصال کے درپے ہو جاتے ہیں اور ان کی بے راہ روی اور خدا کے نبیوں اور رسولوں کے مذہبی نظام کی مثال بالکل ویسی ہی ہوتی ہے جیسے ڈاکوؤں چوروں اور بدمعاشوں کے گروہ اور نظام حکومت کی۔ نظام حکومت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دنیا میں قیام امن کے لئے دستور اور سیاست و حکومت قائم رہے لیکن چور اور ڈاکو اور بدمعاش نہیں چاہتے کہ حکومت جو اپنے نظام اور انتظامی تصرفات سے لوگوں کی ان سے حفاظت کرنا چاہتی ہے ان کے لئے مزاحمت کے قوانین کا اجرا کرے اور انہیں بدمعاشیوں سے روکے۔ یہی وجہ ہے کہ ان بدمعاشوں کی تباہ شدہ فطرت اتنا بھی محسوس نہیں کر سکتی کہ اخلاق کیا ہوتے ہیں اور انسانی زندگی کا حقیقی مقصد اور اس کا اعلیٰ نمونہ بجز مذہب اور الہٰی تعلیم کے حاصل ہی نہیں ہو سکتا۔

صحیح مذہبی تعلیم جو الہام الہٰی کے ذریعہ دنیا میں پیش کی جاتی ہے انسان کو روحانیت کے وسیع سمندر میں اتارتی اور اسے خدا شناسی کی اعلیٰ شناوری اور غواصی سے خدا کا ہم کلام اور مقرب بنا دیتی ہے جسے دنیا دار لوگ سمجھنے سے قاصر ہیں۔

اس تعلیم کا ہر پہلو کے لحاظ سے یہ ڈکٹیٹر اور قومی لیڈر کہلانے والے اور مذہب پر نکتہ چینیاں کرنے والے بلحاظ حقیقت دلائل اور صحیح ایثار و قربانی اور بہترین نتائج کے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ منطقیوں کے مغالطات کی طرح اور فلسفیوں کے غلط اور مادی نظریوں سے ظاہر پرستوں کو دھوکا دے لینا اور بات ہے لیکن نبیوں اور رسولوں کی قوت قدسیہ اور الہامی راہنمائی جس کے ذریعہ مایوس کن حالات اور واقعات کے جنگلوں اور ریگستانوں سے گزرتے ہوئے الہٰی بشارات کی روشنی میں خدا کے نبی اور رسول مع اپنی جماعت کے کامیابی کی منزل پر جا پہنچتے ہیں کیا اس کا نمونہ تلاش کرنے سے ابناء دنیا میں بھی مل سکتا ہے۔

عقل سلیم اور فطرت صحیحہ خالق فطرت کی ہستی کو محسوس کرتی ہے اور نظام عالم کی باہمی ترکیب و ترتیب کو اپنے لئے اپنے محسن خالق کے اسباب تربیت و احسانات کے رو سے استعانت اور اعانت اور استفاضہ اور افاضہ کے تعلقات کا احساس رکھتی ہے۔

خدا کے نبی اور رسول جو الہامی تعلیم پیش کرتے ہیں اس میں حق اللہ اور حق العباد یا تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے دونوں پہلوؤں پر کامل روشنی ڈالتے ہیں۔

اسلامی تعلیم کی روشنی میں حضرت نبی اسلام کا کامل نمونہ اور اسوہ حسنہ اس شان کے ساتھ پیش کیا گیا ہے کہ علاوہ انسانوں کے حقوق کے عام

باقی صفحہ 7 پر

پروفیسر میاں محمد افضل

ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

کھڑکی کھولئے

کتنی دلکشی ہے سبزہ و گل میں۔ کیا خوبصورتی ہے ہوا کے دوش پہ لہراتی ہوئی اونچے درختوں کی چھتنار شاخوں میں کہ ہر کوئی ان کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور میں بھی اکثر اس پارک کا رخ کرتا ہوں جو ہمارے گھر کے قریب ہی اپنی بساط بچھائے کئی ایک کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔ مخملی گھاس' یوں معلوم دیتا ہے کہ اپنی صف میلوں تک بچھائے ہوئے ہے۔ درمیان میں ایک ٹیڑھی میڑھی پگڈنڈی ایک لمبا سفر کاٹتی ہوئی چلی جاتی معلوم دیتی ہے۔ سبزہ ہی سبزہ۔ جھومتے جھامتے اونچے' آسمان سے سرگوشیاں کرتے درخت' اور ان کے درمیان ایک جوئے آب۔ اٹھکیلیاں کرتا ہوا پانی ایک جھیل کو خوبصورت بناتا چلا جاتا ہے۔ جھیل میں نصب فوارہ' دوسرے رنگین فواروں پہ سبقت لئے ہوئے' اپنے پانی کو کوئی ایک سو فٹ اونچا اچھالتا ہوا۔ اور جب گرتے ہوئے پانی کو ہوا کے تھپیڑے دور لے جاتے ہیں تو یہ بہت سے سیر کرنے والوں کو بارش میں نہلا دیتا ہے' جھیل کے درمیان ایک خوبصورت چھوٹا سا جزیرہ جس پہ خوبصورت درخت سر جوڑے ہوئے' ایک حسین جھنڈ۔ شام جب اپنی چادر اوڑھنے لگتی ہے تو چہچہاتے ہوئے' ہوا کے دوش پہ اٹھکیلیاں کرتے' چھوٹے چھوٹے پرندے' مدھر سروں میں گیت گاتے چکر کاٹتے ہیں تو فضا گیتوں سے معمور ہو جاتی ہے۔ اور میرے جیسا لمبی سیر کے بعد ستانے والا مسحور ہی نہیں بلکہ مخمور ہو جاتا ہے۔ مگر پاس ہی سے گزرنے والی مصروف ترین سڑک پہ چیختی چنگھاڑتی کاروں' بسوں کے شور سے یہ سحر ٹوٹ جاتا ہے۔ چند گز کے فاصلہ پہ ہاؤ ہو۔ شور شرابا' بسوں کے ہارن' غراتے بھرتی ہوئی کاروں کا شور' انسانوں کی بھاگ دوڑ' زندگی کی ہماہمی۔ دو مختلف اور متضاد کیفیتیں ایک ہی جگہ موجود۔ ایک طرف زندگی کی چیخ و پکار' شور شرابا' جہنم کے اگلتے ہوئے شعلے۔ اور اوٹ میں ایک جنت ارضی' سکون و طمانیت' شادابی و شادمانی' خوشی سے اچھلتے ہوئے پانی۔ نغمگی کا تاثر دیتی ہوئی ہوا۔ اللہ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے پرندے۔ آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فوارے۔ مخملیں سبزہ' سرو قد درخت' ہلکے سروں میں خوشی کا گیت گاتے ہوئے۔ زندگی کے دو رخ' دو حقیقتیں۔ ایک ایسی کہ ہمیں بھگائے' بہائے چلی جا رہی اور دوسری ایسی حسیں لیکن ہم آنکھیں بند کئے کسی اور سمت بھاگے چلے جا رہے ہیں' ہمارے پاس وقت ہی نہیں کہ ہم اپنے اندر جھانکیں۔ کاروبار زندگی اس سکون کی تلاش میں حائل۔ اور ہم اس حقیقت سے قطعی غافل اور بے پرواہ کہ اس شور شرابا کی اوٹ میں ایک اور دنیا موجود۔ ایک اور دنیا جس میں سکون ہی سکون ہے راحت ہی راحت۔ وہاں دنیا کے جھمیلوں کا شور و غل' زندگی کی بے ہنگم چیخ و پکار خاموش پڑ جاتی ہے۔ اس اندر کی دنیا میں قدم رکھیں تو وہاں اللہ کی رحمت کے چشمے پھوٹتے ہوئے نظر آئیں گے۔ درخت اللہ کے فضلوں کے مدھر گیت گاتے ہوئے سنائی دیں گے۔ ڈوبتے ہوئے سورج کی سنہری کرنیں ہمارے دل کے اندھیروں کو روشن کرتی ہوئی معلوم دیں گی۔ اونچے فوارے اللہ کی جانب انگلی اٹھاتے ہوئے معلوم دیں گے۔ زندگی کی چیخ و پکار' شور شرابا سب دب جائیں گے جب ہم اس خوبصورت آقا کی خوبصورت صناعی پہ غور کرتے ہوئے اس جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بات تو فقط اتنی ہے کہ ذرا گردن جھکائی جائے' تصویر یار نظر آ جائے گی۔ بات تو فقط اتنی ہے کہ زندگی کے اس بے ہنگم شور پہ کسی وقت تو در بند کیا جائے' ایک اور در کھل جائے گا۔ جنت کے نظارے نظر آنے لگیں گے۔ کلام الٰہی اس پہ شاہد ہے جس میں دو جنتوں کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور وہ دوسری جنت اس دنیا میں ہی مل سکتی ہے مگر وہ کیسے ملے گی؟ ایک ہادی' ایک صاحب نظر' ایک اللہ والے کی زبانی سنئے۔ "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا..... اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے...... خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں..... سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے..... تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جب کہ اس کی شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی بند کرتے ہو۔ اے نادان! اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا۔"

نباہ دی اس نے جس سے دوستی کی
پھرا ہے جب بھی بندہ ہی پھرا ہے
ذرا آگے بڑھے اور ہم نے دیکھا
وہ خود ملنے کو بڑھتا آ رہا ہے
(درعدن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحقیق: صباح الدین احمد

اخلاص اور نورِ فراست سے معمور

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب

لاہور پنجاب پاکستان کا صدر مقام اور ایک اہم شہر ہے۔ اندرون شہر موچی دروازہ کے علاقہ میں ایک قریشی صدیقی خاندان آباد تھا جس کا سلسلہ نسب خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جاملتا ہے۔ یہ خاندان اپنی نیکی اور تقویٰ میں مشہور تھا۔ قرآن سے بڑا عشق رکھتا تھا۔ اس خاندان کے اکثر مرد اور بہت سی خواتین بھی اسی محبت کی وجہ سے قرآن کریم کو حفظ کرتی تھیں۔ دین کے لئے بہت حمیت اور جوش رکھنے والا خاندان تھا۔ بہت سے لوگ اسی بزرگی کے باعث انہیں "پیر" کا مقام دیتے تھے اور حکومت کی طرف سے نسل در نسل قاضی القضاۃ کا عہدہ پاتے رہے تھے۔ اسی وجہ سے "خلیفہ" ان کا لقب مشہور ہو گیا تھا۔

کتاب "تاریخ لاہور" میں ڈاکٹر کنہیا لال نے صفحہ 52 پر اسی خاندان کا ذکر کیا ہے۔ اسی خاندان کے ایک چشم و چراغ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب نے 1866ء میں محترم قاضی خلیفہ حمید الدین صاحب کے ہاں جنم لیا۔ خلیفہ رشید الدین صاحب آپ کی اولاد میں دوسرے نمبر پر تھے۔ یہ خلیفہ حمید الدین صاحب وہی بزرگ ہیں جنہوں نے انجمن حمایت اسلام کی بنیاد ڈالی۔ اور آپ کو اس کا پہلا صدر بنایا گیا۔ یہ انجمن بہت سے رفاہی کاموں میں پیش پیش تھی۔ کئی سکول اور کالج اور دوسرے ادارے اسی انجمن کے تحت مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے عین جوانی کے زمانے میں جب کہ آپ لاہور میڈیکل کالج میں طالب علم تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کے دعویٰ کی تصدیق کی اور بیعت میں داخل ہوئے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود آپ کا ذکر کرتے ہوئے جلسہ سالانہ 1926ء کی 27 دسمبر کی تقریر میں فرماتے ہیں۔

"انہوں نے حضرت مسیح موعود کو ایسے زمانے میں قبول کیا اور مولویوں کے گھرانہ میں قبول کیا۔ آپ کا ایسے خاندان کے ساتھ تعلق تھا کہ جن کا یہ فرض سمجھا جاتا تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) سے دنیا کو روکیں۔ اس وقت ساری دنیا آپ کی مخالفت پر تلی ہوئی تھی۔ پس ان کا ایسے حالات میں حضرت مسیح موعود کو قبول کرنا ان کی بڑی سعادت پر دلالت کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب پر مخالفت کا زمانہ ہی نہیں آیا۔ جب انہوں نے ایک دوست سے حضرت صاحب کا دعویٰ سنا تو آپ نے سنتے ہی فرمایا کہ اتنے بڑے دعویٰ کا شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اور آپ نے بہت جلد حضرت صاحب کی بیعت کر لی۔ حضرت صاحب نے ان کا نام بارہ حواریوں میں لکھا ہے۔

(الفضل 11 جنوری 1927ء)

اس بیعت کے بعد آپ کے گھر اور باہر دونوں اطراف سے سخت مخالفت ہوئی۔ گھر میں بھائیوں نے بائیکاٹ کیا اور موچی دروازہ کی حویلیوں اور تاج پورہ اور شیخوپورہ روڈ پر آبائی زمین سے حصہ دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے اس کے بعد ان سے کبھی حصہ کا مطالبہ بھی نہیں کیا۔ خلیفہ حمید الدین صاحب کی 1897ء میں وفات کے بعد حضرت ڈاکٹر صاحب کی ایک پھوپھی نے مغلپورہ کی جائیداد میں سے کچھ حصہ حضرت ڈاکٹر صاحب کے نام لگوایا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے اپنے والد ماجد کی وفات پر جو آپ کا خیال کرتے تھے اور آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی غرض سے لکھا تو آپ کو وہی الہام ہوا جو حضرت اقدس کے والد ماجد کی وفات پر ہوا تھا۔

آپ کا نام کتاب انجام آتھم میں 313 رفقاء کی فہرست میں 161ویں نمبر پر درج شدہ موجود ہے۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ حضرت ڈاکٹر صاحب کو عشق تھا۔ اسی سلسلہ میں حضرت ڈاکٹر صاحب کے بچپن کے دوست اور سلسلہ احمدیہ میں صحافت کے بانی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت ڈاکٹر صاحب کو حضرت صاحب سے محبت و عشق تھا۔ اور حضرت صاحب بھی آپ کو نہایت ہی محبت اور پیار سے دیکھتے تھے۔ حضرت صاحب کے ارادوں، عزائم اور ضروریات پر ڈاکٹر صاحب کو بعض اوقات صدہا نہیں ہزاروں کوس کے فاصلے پر علم ہو جاتا تھا۔ جس کا حضرت صاحب نے اپنی بعض چٹھیوں میں ذکر فرمایا ہے۔ یہ معمولی امر نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی روح کو حضرت صاحب کے ساتھ کس شدت سے مناسبت تھی۔ حضرت صاحب ڈاکٹر صاحب پر اسی طرح اعتماد فرماتے تھے جس طرح اپنی ذات اور پاک وجود پر۔ بہت کم لوگ اس امر سے واقف ہیں کہ حضرت صاحب ڈاکٹر صاحب سے بعض راز کی باتیں کر لیتے تھے جو دوسروں کے وہم میں بھی نہیں آسکتی تھیں۔"

(الفضل 10۔ اگست 1926ء)

حضرت ڈاکٹر صاحب چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی حضرت صاحب کا عندیہ چاہتے اور آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کرتے اور کوشش کرتے کہ ہر کام آپ کی اجازت سے ہو۔

احمدیت کے اولین زمانہ میں حضرت ڈاکٹر صاحب کی مالی معاونت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعود...... فرماتے ہیں:۔

"ان کی مالی قربانیاں اس حد تک بڑھی ہوئی تھیں کہ حضرت صاحب نے ان کو تحریری سند دی کہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔ حضرت صاحب کا وہ زمانہ مجھے یاد ہے جب کہ آپ پر مقدمہ گورداسپور میں ہو رہا تھا۔ اور اس میں روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ حضرت صاحب نے دوستوں کو تحریک کی کہ چونکہ اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ لنگر خانہ دو جگہوں پر ہو گیا ہے۔ ایک قادیان میں اور ایک گورداسپور میں۔ اس کے علاوہ مقدمہ پر خرچ ہو رہا ہے۔ لہٰذا دوست امداد کی طرف توجہ کریں۔ جب حضرت صاحب کی تحریک ڈاکٹر صاحب کو پہنچی تو اتفاق ایسا ہوا کہ اسی دن ان کو تنخواہ تقریباً 450 روپے ملی تھی۔ وہ ساری کی ساری تنخواہ اسی وقت آپ کی خدمت میں بھیج دی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ آپ کچھ گھر کی ضروریات کے لئے رکھ لیتے۔ تو انہوں نے کہا کہ خدا کا (مامور) کہتا ہے کہ دین کے لئے ضرورت ہے تو پھر اور کس لئے رکھ سکتا ہوں۔ غرض ڈاکٹر صاحب تو دین کے لئے قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت صاحب کو انہیں روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور انہیں کہنا پڑا کہ اب ان کو قربانی کی ضرورت نہیں۔"

(الفضل 11 جنوری 1927ء)

حضرت صاحب سے حضرت ڈاکٹر صاحب کا اتنا گہرا تعلق تھا کہ آپ جہاں بھی سروس کے دوران جاتے خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہتا۔ حضرت صاحب نے ایک صد سے زائد خطوط مکرم ڈاکٹر صاحب کو لکھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ابھی عمر تیرہ برس کی تھی کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 1902ء میں حضرت ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو تحریک فرمائی کہ اپنی بڑی صاحبزادی رشیدہ بیگم کا رشتہ حضرت صاحبزادہ صاحب سے کرنے کے بارے میں غور کریں۔ جن کا نام حضرت اماں جان نے محمودہ بیگم رکھا تھا جو بعد ازاں حضرت ام ناصر کے نام سے معروف ہوئیں۔

حضرت اقدس نے ڈاکٹر صاحب کو تحریر فرمایا۔

"اس رشتہ پر محمود راضی معلوم ہوتا ہے اور گو الہامی طور پر اس بارہ میں کچھ معلوم نہیں جس کے معلوم ہونے کے بارے میں مجھے خواہش ہے تاکہ کوئی کام ہمارا مرضی الٰہی کے خلاف نہ ہو۔ مگر محمود کی رضامندی ایک دلیل اس بات پر ہے کہ یہ امر غالباً واللہ اعلم جناب الٰہی کی رضامندی کے موافق انشاء اللہ ہو گا۔"

(ذاتی خط حضرت اقدس بنام ڈاکٹر صاحب 1902ء)

چنانچہ حضرت حکیم مولانا نور الدین نے رڑکی جہاں حضرت ڈاکٹر صاحب متعین تھے 3۔ اکتوبر 1902ء کو ایک ہزار روپیہ حق مہر پر نکاح پڑھا۔ بارات کی واپسی 5۔ اکتوبر کو ہوئی حضرت مولانا نور الدین نے تقریب نکاح پر آپ کی خدمت میں مبارکباد عرض کی اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص کی تعریف کی۔

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت اخلاص دیا ہے ان میں اہلیت اور زیرکی بہت ہے اور میں نے دیکھا ہے ان میں نور فراست بھی ہے۔"

(الحکم 10۔ اکتوبر 1902ء)

حضرت ڈاکٹر صاحب سرکاری ملازمت کے دوران بہت سے اعلیٰ عہدوں پر تعینات رہے۔ چنانچہ لاہور اور آگرہ کے میڈیکل کالج میں پروفیسر رہنے کے علاوہ بطور سرجن اور اسسٹنٹ سرجن انبالہ، رڑکی، رامپور، چکراتہ، لکھنؤ اور دہلی میں مقیم رہے۔ اور ملازمت ختم کرنے کے بعد دہلی میں مستقل رہائش اور پریکٹس کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ اول کے ارشاد پر آپ یہ ارادہ ترک کر کے ہمیشہ کے لئے قادیان تشریف لے آئے اور سلسلہ کی خدمات کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی چنانچہ نور ہسپتال قادیان کے انچارج کے طور پر کام کرنے کے علاوہ بہت سی خدمات آپ کے سپرد ہوئیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خود آپ کو ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر فرمایا تھا پھر ٹرسٹی و جنرل سیکرٹری اور محاسب صدر انجمن احمدیہ رہے اسی طرح سیکرٹری مجلس معتمدین اور جلسہ سالانہ 1911ء کے موقع پر بطور افسر لنگر خانہ خدمات کی توفیق پائی۔ اس کے علاوہ افسر جائیداد، سیکرٹری تعمیر کمیٹی منارۃ المسیح اور ناظر اعلیٰ کے عہدہ جلیلہ پر کام کرنے کی سعادت پائی۔

معالج کی حیثیت سے آپ کی فرض شناسی خدمت اور ہمدردی خلق کا ایک واقعہ بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ آپ جبکہ حضرت اماں جان کے باغ والے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ ایک شخص اپنی بیوی کی تشویشناک حالت کی وجہ سے دوا لینے رات بارہ بجے کے قریب آیا۔ آپ نے جب اس کی بیوی کی حالت سنی تو اس شخص کو کہا کہ دوا وہ خود جا کر دیں گے کیونکہ مریضہ کی حالت اچھی نہیں۔ اس شخص کے روکنے کے باوجود آپ اصرار کر کے ساتھ گئے دوا دی اور فرمایا کہ ایک گھنٹہ بعد پھر دورہ ہونے کا امکان ہے میں اس وقت تک یہیں ٹھہرتا ہوں۔ مریضہ کے خاوند نے پھر اصرار کے ساتھ جانے کی درخواست کی کیونکہ گھر میں فقط ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ آپ نے ایک گھنٹہ بعد دستک دی تو وہ شخص حیران رہ گیا اس وقت اس کی بیوی کی حالت بہت بگڑ چکی تھی۔ آپ نے دوا دی اور اللہ تعالیٰ نے اپنا کرم فرمایا۔ اس شخص نے پوچھا آپ اتنی دور سے پھر تشریف لائے ہیں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا "نہیں میں تو باہر جانوروں کی چارہ والی جگہ پر بیٹھا انتظار کرتا رہا۔ وہ شخص حیران ہوا کہ ڈاکٹر صاحب شدید سردی کے موسم میں کھلے آسمان کے نیچے تھے اور محض ہمدردی خلق اور پیشہ کے فرض کو پہچانتے ہوئے۔ دیر تک بیٹھے رہے۔

یکم جولائی 1926ء کو ایک مختصر علالت کے بعد سوا تین بجے بعد دوپہر آپ اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ بیماری کے ایام میں حضرت مصلح موعود عیادت کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ اور آپ کی طبیعت پر ان کی وفات کا بہت اثر ہوا۔ 2۔ جولائی کو صبح نو بجے حضرت صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش کو کندھا دیا بہشتی مقبرہ میں مزار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دائیں طرف مخصوص جگہ پر دفن کئے گئے۔

☆......☆......☆......☆

ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کے وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے
کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے
(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

کھانے کی اشیا کے سلسلے میں چند توجہ طلب امور

پاکستان میں عام طور پر اور بڑے شہروں میں خاص طور پر جو غذائی اشیاء کھائی جاتی ہیں ان کے متعلق عام طور پر پبلک میں کوئی احتیاط نہیں کی جاتی جس کے نتیجے میں نظام ہضم میں خرابی ہوتی ہے اور نتیجتاً بہت ساری بیماریوں کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ دراصل جب تک انسانی مشین کو ایسی خوراک نہیں ملے گی جو فائدہ منداور صحت برقرار رکھنے میں ممد ہو تو پھروہ آخر کب تک ان غیر صحت مند حالات کا مقابلہ کرسکے گی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں عمروں کی اوسط نسبت بہت کم ہے اور اسی طرح بچوں کی پیدائش کے وقت اموات کی شرح بھی ایک ہزار میں ایک سو ہے جو کہ بہت سارے ترقی پذیر ملکوں سے بھی زیادہ ہے۔ ہسپتالوں اور طبی اداروں میں علاج کے لئے آنے والے مریضوں میں زیادہ تعداد معدے اور متعلقہ آنتوں وغیرہ کے متعلق ہوتی ہے۔ خراب اور غیر صحت مند خوراک کھانے کی وجہ سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں ہیضہ بدہضمی 'دست' پیٹ درد انتڑیوں کا بخار (Enteric Fever) اور یرقان شامل ہیں۔ یہ بیماریاں موسم گرما میں خاص طور پر زیادہ ہو جاتی ہیں اور بچوں جوانوں بوڑھوں اور عورتوں اور مردوں پر بلاتخصیص حملہ کرتی ہیں۔ اور بعض دفعہ متعدی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔

ذمہ دار کون اس صورت حال کی ذمہ دار صرف یہ بات ہے کہ کھانے پینے کی اشیا کی تیاری فروخت اور استعمال میں صحت اور صفائی کے اصولوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

کھانے پینے کی اشیا کی تیاری کے سلسلے میں سبزیوں کے متعلق تو اب ہر کوئی جانتا ہے کہ زمیندار پھلوں اور ان پر زہریلی دواؤں کا سپرے کرتے ہیں اور بغیر کسی قسم کی احتیاط کے یہ سبزیاں مارکیٹ میں فروخت کردی جاتی ہیں۔ بیمار جانوروں کے غیر صحت مند گوشت کی فروخت بھی اب کوئی راز کی بات نہیں رہی گوالے دودھ میں ندی نالوں کا پانی ملانے سے بھی گریز نہیں کرتے اور لوکل آئس کریم اور قلفیاں بنانے والے کارخانے کسی قسم کے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل درآمد کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ دوکانوں اور ہوٹلوں پر کھانے پینے والی اشیاء کو ڈھانکنے کا بالکل رواج نہیں ہے۔ ان میں رھڑیوں پر کاٹ کر رکھے گئے پھل۔ پینے والے شربت مٹھائیاں اور چھوٹی موٹی کھانے والی اشیاء شامل ہیں اور تکے کبابوں کی دکانوں پر جس طرح گوشت کے ساتھ ساتھ مکھیوں کا بھی قیمہ کیا جاتا ہے وہ واضح بات ہے ان تمام چیزوں پر گاڑیوں کے دھوئیں اور سڑکوں سے اٹھنے والے گردوغبار اور گندگی کے ڈھیروں پر پلنے والی مکھیوں کے دوبارہ ان اشیاء خوردنی پر بیٹھنے سے جو خطرات صحت انسانی کو لاحق ہو سکتے ہیں اس کے لئے کسی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہوٹل والوں نے پانی بچانے کے لئے ایک ہی ٹب یا بالٹی رکھی ہوتی ہے اور اسی میں بار بار برتنوں کو صاف کیا جاتا ہے۔ اور پھر اسی طرح کے گندے کپڑوں سے ان برتنوں کو صاف کیا جاتا ہے۔

کرنے کا کام اس صورت حال کو بدلنے کے لئے حکومت اور پبلک دونوں کے لئے کرنے کے بہت سے کام ہیں جن کی طرف اگر توجہ کی جائے تو ان بیماریوں پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ بازاری غیر صحت مند کھانے کھانے سے احتراز کیا جائے۔ ہر کام کرنے والا اپنا دوپہر کا کھانا گھر سے لائے جو کہ بہرحال ان تمام خطرات سے پاک ہو گا جو ان اوپن ائیر ہوٹلوں کے کھانے میں پائے جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ اچھی طرح صابن سے دھونے کی عادت راسخ کی جائے۔ اور اگر بامر مجبوری باہر کھانا ضروری ہو تو اس بات کی احتیاط کی جائے کہ کھانا کسی ایسی جگہ کھایا جائے جہاں ضروری احتیاطیں اختیار کی جاتی ہوں۔ کٹے ہوئے پھل کی بجائے پورا پھل خرید کر اور چھیل کر کھانا چاہئے۔

یہ صورت حال کیسے بدلی جائے اس صورت حالات کو بدلنے کے لئے ضروری ہے کہ پبلک میں اس بات کا شعور پیدا کیا جائے تاکہ وہ خود ہی ان خطرات سے بچنے کی کوشش کریں۔ لیکن زیادہ ذمہ داری حکومت کی بھی ہے کہ وہ اپنے سینیٹری سٹاف کی تعداد بڑھائے اور ان کو چوکنا رکھے تاکہ وہ ایسے تمام دوکانداروں اور ریڑھی بانوں کی بازپرس کرسکیں اور پبلک میں ان بیماریوں کے پھیلنے کا سدباب کرسکیں۔ اخبارات' ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ پر پبلک کو ان خطرات سے مطلع کرنے کی بھرپور مہم چلائی جانی چاہئے اور غیر صحت مند خوراک اور بیماریوں کے تعلق کو واضح طور پر بتایا جانا چاہئے۔ شہروں میں صفائی کا معیار بلند کیا جانا چاہئے اور جو کھانے پیش کئے جاتے ہیں ان کی کوالٹی پر بھی نظر رکھنے کا کوئی انتظام ہونا چاہئے۔ اور پبلک کو یہ بتایا جانا چاہئے کہ ان تمام باتوں پر عمل کرنے سے ان کا اپنا ہی فائدہ ہے ورنہ بیماری کی صورت میں نہ صرف وہ اپنی آمدنی سے محروم ہوں گے بلکہ بیماری پر اخراجات کے سلسلے میں بھی زیر بار وہی ہوں گے۔

بہرحال موسم گرما میں خاص طور پر اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کھانوں میں ہر قسم کی احتیاط ملحوظ رکھی جائے۔ کیونکہ موسم سرما کے مقابلے میں موسم گرما میں بیماریوں کے جراثیم بہت جلدی بڑھتے اور پھولتے پھلتے ہیں اور کھانے والی اشیاء میں شامل ہو کر انسانی صحت کے لئے خطرہ بننے کی زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

تعارف

سچے احمدی کی ماں زندہ باد

نام کتاب۔ سچے احمدی کی ماں زندہ باد
مصنفہ۔ محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ
شائع کردہ۔ لجنہ اماءاللہ کراچی

محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ لجنہ اماءاللہ کراچی کی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے تحریر اور تقریر کے میدان میں جماعت احمدیہ کی یادگار خدمات انجام دیں۔ زیر تبصرہ مختصر کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے احمدی ماؤں کے لئے نصائح پر مشتمل ہے محترمہ بشریٰ داؤد صاحبہ کو تحریر پر بھی اسی طرح کمال حاصل ہے جس طرح وہ تقریر کے میدان کی شہسوار تھیں۔ اس اعتبار سے انہوں نے احمدی خواتین کے لئے نہایت اہم نصائح جمع کی ہیں کتاب کا انداز دلچسپ ہے اور کسی بھی مرحلہ پر کتاب کے لطف میں کمی نہیں آتی۔ احمدی ماؤں سے درخواست ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس نعرہ "سچے احمدی کی ماں زندہ باد" کا مصداق بننے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر احمدی ماں کو وہ احمدی ماں بنا دے جو اس نعرہ اور ارشاد کی مصداق بن سکے۔ یعنی ایسی نیک پاکیزہ اور بااخلاق ماں جس کو دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے "زندہ باد" کا نعرہ لگایا۔ خدا تعالیٰ ہر احمدی ماں کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ا۔ س۔ ش)

☆......☆......☆......☆

کالاباغ ڈیم..... تحقیقاتی جائزہ

کالاباغ ڈیم پراجیکٹ پر 1953ء سے اب تک تحقیقاتی کام جاری ہے۔ 1953ء سے 1982ء تک جو ابتدائی تحقیقات ہوئیں۔ اس میں عالمی بینک سمیت انجینئرنگ کی مشہور فرموں نے حصہ لیا۔ ابتدائی ڈیزائن کی تیاری کے کام کا آغاز 1982ء کے بعد ہوا۔ جس کے لئے اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارے اور عالمی بینک نے 45ء10 ملین ڈالر (یو۔ایس) کی امداد دی۔ اس دوران دریا کے دونوں کناروں پر آباد دیہات' جھیل کی لمبائی' اس علاقے میں بارشوں کی تعداد' دریا میں ہر موسم میں بہنے والے پانی کی مقدار' اردگرد کے پہاڑوں کی طاقت' پانی کے سامنے مزاحمت اور دیگر عوامل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ 1984ء کو ڈیم کے فائنل ڈیزائن اور انجینئرنگ کا کام ایک مقامی فرم کے حوالے کیا گیا جس نے 1986ء تک اپنا کام مکمل کر لیا' 1987ء میں نوشہرہ شہر میں متوقع سیلاب کے حوالے سے ڈیزائن میں بعض ترامیم کی گئیں اور ڈیم کی بلندی جو ابتدائی طور پر 270 فٹ رکھی گئی تھی اس میں کمی کرکے 260 فٹ کر دیا گیا۔ اس طرح جھیل کی لمبائی' پانی ذخیرہ کرنے اور بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں بھی کمی ہوئی۔ اس دوران کالا باغ ڈیم کے چھوٹے ماڈل تیار کرکے ان پر مختلف تجربات کئے گئے ڈیم کی تعمیر کے دوران دریا کا رخ موڑنے' سیلاب کے دنوں میں اضافی پانی کے اخراج کے راستے اور دیگر عوامل کا بھی تفصیلی جائزہ لیا گیا اس وقت بھی صوبہ سرحد اور سندھ کے متوقع خدشات کے پیش نظر حکومت ڈیم کے ڈیزائن میں ردوبدل کے لئے تیار ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 17۔جون 1998ء)

توانائی کے حصول کے مختلف ذرائع

پیٹرول	40.5 فی صد
گیس	37.3 فی صد
بجلی	15.3 فی صد
کوئلہ و دیگر	6.9 فی صد

منصوبے کے بنیادی اعداد و شمار

رقبہ	110500 مربع میل
پانی کا انتہائی اخراج	1200000 کیوسک
جھیل کا مکمل ذخیرہ	7.9 ملین ایکٹر فٹ (ایم اے ایف)
قابل استعمال ذخیرہ	6.1 ایم اے ایف
پانی محفوظ کرنے کی سطح	915 فٹ
محفوظ سطح آب کا کل رقبہ	105000 ایکٹر
ڈیم کی لمبائی	5 ہزار فٹ
ساکت سطح	860 فٹ
بجلی پیدا کرنے کے یونٹ	12
بجلی کی پیداوار	2400 میگاواٹ

ملک میں بجلی پیدا کرنے والے ذرائع

آبی یعنی ہائیڈل بجلی گھر
ایٹمی ایندھن یعنی ایٹمی توانائی
تیل، گیس یا کوئلہ کے ذریعے تھرمل بجلی گھر

آبی ذرائع سے حاصل کی جانے والی بجلی

تربیلا	3478 میگاواٹ
منگلا	900 میگاواٹ
وارسک	240 میگاواٹ
دیگر یونٹ	108 میگاواٹ
کل پیداوار	4996 میگاواٹ

(جنگ 17۔جون 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ماہنامہ "خالد" کا "ربوہ نمبر" اور احباب سے درخواست

○ ستمبر 1998ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ربوہ کے قیام کو پچاس سال ہو رہے ہیں۔ اس مبارک اور پر مسرت موقعہ کی مناسبت سے ادارہ خالد ایک خصوصی ربوہ نمبر نکالنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ اس ضمن میں دنیا بھر کے احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ:-

1۔ ربوہ کے متعلق کسی بھی قسم کی کوئی تحریر یا اپنا تبصرہ یا کوئی یادگار یا تاریخی واقعہ ہو تو ارسال فرمائیں۔

2۔ وہ احباب جو 1948ء 1949ء میں ربوہ میں آباد ہوئے یہاں قیام رہا براہ کرم وہ اپنے اس وقت کے واقعات اور تاثرات ہمیں ضرور لکھ کر بھیجیں۔

3۔ ابتدائی زمانے کی یا بعد کی کوئی یادگار تصویر یا اخباری تراشہ آپ کے پاس محفوظ ہو تو ہمیں ارسال فرمائیں۔

4۔ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں پڑھنے والے یا فارغ التحصیل طلباء و طالبات اس وقت کے ماحول پر کچھ لکھنا چاہیں یا کسی اہم شخصیت یا کانفرنس یا کسی تقریب کے حوالے سے انؐ کے ذہن میں ہو۔ اور اس کی تصویر بھی ہو تو ہمیں ضرور ارسال فرمائیں۔

آپ کا تعاون اس تاریخی نمبر کی اہمیت و افادیت میں اضافے کا باعث بنے گا۔ امید ہے کہ آپ تعاون فرمائیں گے۔

براہ کرم یہ مواد اس پتہ پر ارسال فرمائیں یا فون / فیکس پر رابطہ فرما سکتے ہیں۔

دفتر ماہنامہ "خالد"
ایوان محمود ربوہ پوسٹ کوڈ 35460
فون نمبر دفتر 212349-4524
فیکس نمبر 919-4524

درخواست دعا

○ مکرم طاہر مہدی وڑائچ صاحب مربی سلسلہ محلہ دارالنصر غربی ربوہ کے بیٹے عزیز ناصر دین بعمر 15 سال کی دائیں پنڈلی کی ہڈی کھیلتے ہوئے ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال سے علاج جاری ہے۔

○ مکرم محمود احمد باجوہ سابق معلم اصلاح و ارشاد عرصہ تین چار سال سے مختلف حوادث سے پریشانیوں کا شکار ہیں۔

○ مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب گذشتہ 3 ماہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں

○ مکرم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم برادرم قریشی عبدالرحمان صاحب فاضل (سابق مربی سلسلہ) کا بیٹا مکرم عبدالعزیز صاحب 30۔ مئی کو مانٹریال (کینیڈا) میں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا تھا اور 3۔ جون تک اسے ہوش بھی نہ آیا تھا۔ احباب جماعت اس کی خدمت میں دن رات ایک کر رہے ہیں۔

عزیزم نے منتخب آیات قرآنیہ کا سری لنکا کی اہم قومی زبان سنہلی میں ترجمہ بھی کیا تھا۔ نیز خدمت خلق کے کاموں میں خوب مصروف رہتا ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالرحیم صاحب آف ہلال پور ضلع سرگودھا کے منہ کا آپریشن خدا کے فضل سے مورخہ 98-6-15 کو کامیاب ہوا ہے اور اب صحت کافی کمزور ہے اس سے قبل بھی ان کے دو آپریشنز ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد کے چھوٹے بھائی مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ولد شیخ نذیر احمد صاحب بعمر 47 سال آف گوجرانوالہ 18۔ جون کو ٹریفک کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ موصوف مکرم میاں عبدالحمید صاحب آف راولپنڈی کے داماد تھے۔

19۔ جون کو بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے موقع پر مکرم محمد اسلم صاحب صابر نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔

موصوف کے پسماندگان میں ایک بیوہ اور دو بیٹیاں ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور موصوف کی مغفرت فرمائے اور اپنی رضا کی جنت میں داخل فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کامیابی

○ ضلع ڈیرہ غازی خان کے وقف نو کے مجاہد عزیز مظفر احمد ابن مکرم محمد اقبال سہرانی صاحب جو چوہدری اللہ بخش خاں پٹواری ناظم انصار اللہ اور مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب چیمہ کے نواسے ہیں نے پنجم کلاس کے وظیفہ کا امتحان پاس کیا ہے۔ مزید نمایاں کامیابیوں کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

شکریہ احباب

○ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب امیر ضلع میرپور خاص سندھ لکھتے ہیں۔

میرے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صدیقی صاحب 52ء 53ء سے قلب کے انتہائی مریض رہے اور ایسا وقت بھی آیا کہ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ ان کا پہلو نہ بدلا جائے اور اس حال میں تقریباً چھ ماہ سے زائد انہوں نے اپنی زندگی کے دن گذارے۔ اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔ چلنا مشکل تھا جماعتوں کے دورے پر بھی جہاں گاڑی نہ جا سکتی اور گلیاں تنگ ہوتیں۔ احباب انہیں کندھے پر اٹھا کر بیوت الحمد میں لے جاتے اس طرح انہوں نے اپنے اس عہدے اور ذمہ داری کو سلسلہ کے لئے ایک نعمت سمجھا۔ اور کام کو آگے بڑھایا۔

حلقہ احباب غیراز جماعت لوگوں کے ساتھ بڑا وسیع تھا۔ اور یہ محض للہ تھا۔ اس نسبت سے علاوہ حیدرآباد ڈویژن کے احمدیوں کے ٹنڈو' دادو' لاڑکانہ' نواب شاہ' خیرپور وغیرہ سے لوگ پہنچے اور جنازے میں شرکت کی اور احمدیوں کے علاوہ بھی دیگر لوگ وفات کے موقع پر تشریف لائے اور اب تک تعزیت کے لئے آ رہے ہیں۔ بیرون ملک گئے ہوئے احمدیوں نے فیکس' فون اور خطوط کے ذریعے تعزیت کی' خاندان حضرت مسیح موعود نے نہ صرف جنازے میں شرکت کی بلکہ جنازے کو کندھا دیا اور دعا کے وقت تک موجود رہے۔ خواتین مبارکہ امی جان کے پاس دارالضیافت میں تشریف لاتی رہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو ہماری طرف سے جزائے خیر سے نوازے۔

ہر دوست کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل تھا۔ اس لئے الفضل کے ذریعے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ابا جان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ خدا انہیں اعلیٰ درجات سے نوازے۔ اور خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس عاجز کو بھی دین کا خادم بنائے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ نصیرہ تنویر بنت مکرم چوہدری نصیر احمد شاد صاحب ایم اے استاذ جامعہ احمدیہ کا نکاح ملک ریاض احمد صاحب ابن مکرم ملک غلام نبی صاحب آف جاپان کے ساتھ مورخہ 5۔ جولائی 1997ء کو بیت المبارک میں مبلغ چار لاکھ روپے (پاکستانی) حق مہر پر بعد از نماز عصر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے پڑھا۔ اور 16۔ جون 1998ء کو ایوان محمود میں تقریب رخصتانہ کا انعقاد ہوا۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔

عزیزہ نصیرہ تنویر مکرم چوہدری نواب دین صاحب آف باجوہ بھاگووال کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سلہری آف اوراضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت فرمائے۔

اعلان

○ نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا E-Mail ایڈریس یہ ہے

taleem@lhr.comsats.net.pk

بقیہ صفحہ 4

جانوروں اور جانداروں کے ساتھ بھی شفقت سے نیک سلوک کرنا اسلامی تعلیم نے سکھایا ہے۔ چنانچہ جہاں پر شفقت سلوک کے ساتھ مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو جو مالی تکلیف کی حالت میں بھوک سے کھانے کے محتاج ہوتے ہیں انہیں محض اس خیال محبت سے کہ یہ بے بس اور محتاج لوگ ہمارے اللہ کے بندے ہیں بحالت توفیق و استطاعت و مقدرت انہیں کھانا کھلاتے ہیں علاوہ انسانوں کے حسب ارشاد بے زبان اور معذور جانوروں کو جو زبان قابل سے اپنی حالت احتیاج کا اظہار نہیں کر سکتے۔ ایک مسلم کے لئے اسلامی ہدایت اور تعلیم کے رو سے انہیں بھی اپنے مال میں حقدار سمجھ کر ان کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں اسی قسم کی تعلیم پیش کرنے کی غرض سے بطور نمونہ ایک عورت کی حکایت بیان فرمائی۔ کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو جو شدت پیاس کی وجہ سے مضطرب الحال ہو رہا تھا۔ کنوئیں سے پانی نکال کر اسے پلایا اور اس کا یہ عمل اس کے خالق اور محسن خدا نے اتنا پسند کیا کہ اس عورت کی نجات اور فلاح کا باعث یہی عمل بنا دیا۔

اسی طرح تشدد اور سخت دلی سے تکلیف دہ سلوک علاوہ انسانوں کے اسلام کی تعلیم میں جانوروں اور جانداروں سے کرنا بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں محض اسی طرح کے تشدد اور سختی سے روکنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے بطور مثال کے ایک اور واقعہ بیان فرمایا کہ ایک عورت نے بلی کو بصورت حبس بند اور محبوس رکھنے سے بلا کھانے اور پلانے کے اس قدر تشدد اور سختی سے کام لیا کہ آخر بلی اسی تکلیف سے تڑپ تڑپ کر مر گئی اور خدا نے اپنی مخلوق بلی پر اس طرح کے تشدد کو سخت ناپسند کرتے ہوئے اس عورت پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے مناسب سزا دینے کے لئے دوزخ میں ڈالنے کا حکم فرمایا۔

اب یہ تعلیم اور ایسی کامل اور وسیع تعلیم جو نبیوں اور رسولوں کی طرف سے دنیا میں پیش کی جاتی ہے ظالم ڈکٹیٹر اور بدکیش اور ستمگر لیڈر جو اپنی خود غرضی اور خود پرستی اور خود روی کے مطمح النظر کے سوا اور کچھ جانتے ہی نہیں اور حب مدح اور حب جاہ کے بغیر ان کا کوئی نصب العین ہی نہیں کیا جانیں اور کیا سمجھیں کہ الہامی تعلیم کی بناء پر پیش کردہ ملت بیضا اور مذہب حق کیا ہوتا ہے۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجودہ زمانہ کے لوگوں کی آنکھیں کھول دے تا وہ مذہب کی ضرورت کو سمجھیں۔ پھر صحیح مذہب قبول کر کے خدا کی رضا حاصل کریں۔

(حیات قدسی حصہ پنجم ص 83 تا 97)

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :22 جون۔1998ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 46 درجے سنٹی گریڈ

23جون غروب آفتاب	7-20
24جون طلوع آفتاب	5-01

عالمی خبریں

امریکی صدر بل کلنٹن نے اس امر کی ضرورت پر زور دیا ہے کہ امریکہ کو دوسرے ملکوں پر پابندیاں عائد کرنے کی پالیسی بدلنا ہوگی۔ ایسا اقدام اسی وقت فائدہ مند ہوتا ہے جب بین الاقوامی برادری کی طرف سے مشترکہ طور پر کیا جائے۔ انہوں نے ٹی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو ایسا ملک سمجھا جا رہا ہے جو اختلاف کرنے والے ہر شخص پر پابندیاں عائد کر دیتا ہے' اور اتفاق رائے کرنے والے کی مدد نہیں کرتا۔ خوراک کی امداد پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دی جائے۔

ایران کے وزیر داخلہ عبداللہ نوری کو تحریک عدم اعتماد کے ذریعے ان کے عہدے سے برطرف کر دیا گیا ہے۔

عراق پر عائد اقوام متحدہ کی پابندیاں ختم ہونے میں اب نئی رکاوٹ معائنہ کمیشن کے چیئرمین رچرڈ بٹلر کی تازہ رپورٹ ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ عراق اپنے میزائلوں' جراثیمی اور کیمیاوی ہتھیاروں کے بارے میں درست معلومات فراہم نہیں کر رہا۔

عراق نے کہا ہے کہ رچرڈ بٹلر دوہرے چہرے والا منافق ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی خواہشات کے مطابق وہ اپنا موقف تبدیل کر لیتا ہے۔

مصر اور عراق نے تجارت کو فروغ دینے کیلئے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔

امریکہ نے کسووو کے مسلمانوں کو دھمکی دی ہے کہ غیر ملکی مجاہدین کو لڑائی میں شامل کیا گیا تو نتائج تباہ کن ہونگے۔ امریکہ کو اطلاع ملی ہے کہ افغانستان' ایران اور دوسرے اسلامی ملکوں کی شدت پسند تنظیمیں کسووو کی لڑائی میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔

بھارت نے مگ 29 سے لیس روسی طیارہ بردار جہاز 50۔ارب روپے میں خرید لیا ہے۔

امریکہ نے کہا ہے کہ مشرقی وسطیٰ میں قیام امن کیلئے مغربی کنارہ سے اسرائیلی فوج کی واپسی ضروری ہے۔ امریکہ قیام امن کیلئے فلسطین اور اسرائیل میں مذاکرات کا احیاء چاہتا ہے۔

اسرائیلی حکومت نے بیت المقدس کی حدود میں توسیع کا منصوبہ بنایا ہے۔ جس کے تحت مغربی کنارے کی یہودی بستیاں بھی اسی شہر کا حصہ ہونگی۔

ترکی اور یونان میں جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دونوں حکومتوں نے فوجوں کو الرٹ کر دیا ہے۔ اور ترک قبرص اور یونانی قبرص میں جنگی طیاروں کی کھیپ جمع کر رہے ہیں۔ دونوں ملک آدھے آدھے قبرص پر قابض ہیں۔ یونان اپنے زیر قبضہ قبرص سے ترکی پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ جبکہ ترکی نے دفاعی انتظامات کر لئے ہیں۔

بھارتی صوبہ گجرات میں سمندری طوفان سے عام اندازے سے کہیں زیادہ نقصان ہوا ہے۔ مرنے والوں کی تعداد 3000 سے زیادہ ہے۔ نقصان بھی 40 کروڑ ڈالر سے زیادہ ہے۔

جموں میں شادی پر جانے والے 25 ہندوؤں کی بس کو روک کر بعض نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ پولیس حریت پسندوں پر کارروائی کا الزام لگا رہی ہے۔

بھارتی ہیلی کاپٹر آزاد کشمیر کے علاقے میں اچانک گھس آیا اور دفاعی پوزیشنوں کی تصاویر لیکر واپس چلا گیا۔ اونچی پرواز کے باعث پاکستانی فوج کے نشانہ سے بچ نکلا۔

فرانس میں کھیلا جانے والا ورلڈ کپ فٹ بال 98ء کے ایک اہم میچ میں ایران نے امریکہ کو شکست دے دی ہے۔ اس میچ کو "میچوں کی ماں" قرار دیا گیا تھا۔ اس میچ پر پوری دنیا کی نظریں تھیں۔ امریکہ کو شکست دینے کے بعد ایران کے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔ اس میچ کیلئے ایران و امریکی عوام کے علاوہ دنیا کی دیگر اقوام بھی بڑی بے تابی سے انتظار کر رہی تھیں۔

ملکی خبریں

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ پابندیاں ملک کو خود کفیل بنا دیں گی۔ کالا باغ ڈیم پر شکوک و شبہات دور کئے جائیں گے۔ قومی ایجنڈا میرا نہیں قائد اعظم اور پاکستان کا ایجنڈا ہے۔ نوجوان قرضے لیکر کام شروع کر دیں۔ ایجنڈا کرپشن اور رشوت ختم کرنے کے لئے ہے۔ ڈنڈا لیکر کسی کے پیچھے نہیں پڑنا چاہتا۔ لوگ تائب ہو کر راہ راست پر خود آ جائیں۔

لاہور بورڈ کے تحت انٹرمیڈیٹ کے ریاضی' کیمسٹری اور فزکس کے پرچے قبل از وقت آؤٹ ہو گئے۔ اس سلسلہ میں پرچے آؤٹ کرنے والے کلرک اور انہیں استعمال کرنے والے سات طلباء کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم پر اتفاق رائے کیلئے الیکٹرانک میڈیا پر کھلی بحث کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں ملک کے کونے کونے میں جانے کو تیار ہوں۔

کالا باغ ڈیم پر صوبوں کو مطمئن کرنے کے لئے کوشش کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے وزیر اعظم کے نمائندہ خصوصی کی حیثیت سے حیدر آباد میں قادر بخش بلیجو' قمر بھٹی اور دیگر رہنماؤں سے ملاقات کی۔

پاسپورٹ کے اجراء ترمیم یا اضافہ کے متعلق حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ہر پاسپورٹ کی پولیس رپورٹ لازمی نہیں ہو گی۔ صرف انہی افراد کی تحقیقات کرائی جائے گی جنہیں محکمہ پاسپورٹ مشتبہ قرار دے گا۔ آئندہ جز وقتی پاسپورٹوں کا اجراء بند کر دیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے حقائق سامنے آنے پر مخالفین کا پراپیگنڈہ دم توڑ جائے گا۔

وزیر اعظم احتساب بیورو نے سابق وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو' ان کے شوہر آصف علی زرداری اور ان کے دیگر 8 ساتھیوں کے 22۔ارب روپے کا سراغ لگا لیا ہے۔ آصف زرداری کی 9۔ملوں۔ ساڑھے تیرہ ہزار ایکڑ اراضی' 184 پلاٹوں اور دوسرے کھاتوں کا سراغ ملا ہے۔ حکومت نے بینظیر بھٹو اور ان کے ساتھیوں کے اثاثوں کی نیلامی کیلئے عدالت سے رجوع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

محترمہ بینظیر بھٹو کے ترجمان نے کہا ہے کہ اربوں کے اثاثوں کا سراغ لگانے کا الزام سراسر لغو ہے۔ خود سیف الرحمان اور ان کے حواریوں نے کروڑوں ڈالر ملک سے باہر بھجوا دیئے تھے۔

سٹیٹ بینک نے 22۔جون 1998ء سے بیرون ملک پاکستانیوں کی جانب سے آنے والی فارن کرنسی کی 46 روپے فی ڈالر کے حساب سے ادائیگی کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ اندرون ملک اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو فارن کرنسی کھاتے کھولنے کی اجازت دے دی ہے۔ جو 22۔جون کے نئے ضابطوں کے تحت کھولے جائیں گے۔

گاڑی برائے فروخت

سوزوکی کیری ڈبہ LXD 3542
بولان ماڈل 1997ء نہایت اچھی حالت میں سفید رنگ۔ برائے فروخت ہے۔
رابطہ۔ الفضل ربوہ۔ فون 213029

اہل لاہور کیلئے خوشخبری
تابکاری اثرات سے بچاؤ کیلئے | حفاظتی ادویات مفت حاصل کریں
ڈاکٹر عمیر احمد (ہومیوفزیشن)
N-173 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور
5163862
5169173

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
• کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
دوکان: 212837
رہائش: 212175

پتہ بیرون

حیرت انگیز سیل
برقعوں کیلئے ڈبل جارجٹ جاپانی نمبرا کوالٹی کے ان سلے اور ریڈی میڈ کوٹ برقعے 500 نئے رنگ ۰ اب ہر کوٹ برقعے میں 25/- روپے کی سپیشل رعایت۔
اس کے علاوہ جاپانی سوٹ پرنٹ و سادہ مکمل ورائٹی سیل کی قیمت میں خریدیں
صرف چند ہفتوں کیلئے اس سیل سے بھرپور فائدہ اٹھائیں
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ 568

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) 30/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زدجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659